رپورٹ

حافظ جہانگیر
ناظم دفتر
جامعہ سلفیہ فیصل آباد

اعتدال پر مبنی مکالمہ اور معاشرتی انصاف

بین الاقوامی کانفرنس اسلام آباد کی مختصر رپورٹ

مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان اور رابطہ العالم الاسلامی مکۃ مکرمہ کے باہمی تعاون اور اشتراک سے اسلام آباد میں ایک بین الاقوامی کانفرنس بعنوان ''معتدل ومتوازن خطبات اور معاشرتی امن منعقد ہوئی جس کی صدارت امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث علامہ پروفیسر ساجد میر نے فرمائی۔ جبکہ مہمان خصوصی رابطہ العالم الاسلامی کے سیکرٹری جنرل معالی الشیخ ڈاکٹر محمد بن عبدالکریم العیسیٰ تھے۔ کانفرنس میں کویت سعودی عرب مصر سوڈان بنگلہ دیش سے ممتاز علماء اور سکالرز تشریف لائے۔ جبکہ پاکستان سے بھی اہل علم شریک ہوئے اور مقالے پیش کیے۔ افتتاحی نشست میں راجہ ظفر الحق' مولانا عبدالغفور حیدری' ناظم اعلیٰ وفاق المدارس السلفیہ پاکستان پروفیسر محمد یاسین ظفر' رئیس لجامعہ الاسلامیہ پروفیسر ڈاکٹر احمد یوسف الدریش۔ سعودی عرب کے عالی مرتبت سفیر الاستاد عبداللہ مرزوق الزہرانی' جنرل (ر) عبدالقادر بلوچ' قاری محمد حنیف جالندھری مکتب الرابطہ کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر عبدہ عتین' مولانا اویس نورانی بطور خاص شریک ہوئے۔ جبکہ جامعہ سلفیہ سے اساتذہ کرام کا ایک وفد شریک ہوا۔ راقم کے علاوہ مولانا حافظ مسعود عالم' مولانا محمد یونس' پروفیسر نجیب اللہ طارق' قاری نوید الحسن شامل تھے۔

افتتاحی اجلاس میں قاری صہیب احمد میر محمدی نے تلاوت قرآن کی سعادت حاصل کی۔ جبکہ نقابت کے فرائض جناب سجاد قمر اور مولانا عبدالستار حامد نے سرانجام دیئے مہمانوں کی خدمت میں سپاسنامہ ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے پیش کیا۔ خوش آمدید اور کلمۃ ترحیب کے بعد انہوں نے موجودہ حالات میں اس کانفرنس کی اہمیت اور افادیت بیان کی اور فرمایا کہ مسلم معاشرہ بدامنی کا شکار اور اس کا بنیادی مسئلہ انتہا پسندی اور تمام معاملات میں تشدد ہے۔ اس کے بعد مہمانوں نے اپنے خطاب میں کانفرنس کے انعقاد پر شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ حالات و واقعات کے تناظر میں یہ موضوع وقت کی اہم ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ معاشرے میں امن ہمارے رویوں میں اعتدال سے مشروط ہے آج تمام شعبہ ہائے زندگی میں انتہا پسندی نے پنجے گاڑ

لیے ہیں اور معمولی معمولی باتوں میں بھی تشدد کا راستہ اختیار کیا جاتا ہے لوگ خوفزدہ ہیں اسلام امن وسلامتی کا درس دیتا ہے افراط وتفریط سے بچنے کی تلقین کرتا ہے۔اور لوگوں کو ایک دوسرے کی خیر خواہی کا درس دیتا ہے۔ہمیں ایک دوسرے کو برداشت کرنے اور اپنے مسائل کو باہمی گفتگو سے حل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔نفرت اور عدم برداشت کے رویوں کو مسترد کر دینا چاہے ایک دوسرے کے جذبات کا احترام کرنا چاہیے نیز ہر شخص کی آزادی اور اس کے بنیادی حقوق کا تحفظ ہونا چاہیے کانفرنس سے کلیدی خطاب مہمان گرامی کا تھا انہوں نے سب سے پہلے مرکزی جمعیت اہل حدیث کے قائدین اور کارکنوں کا شکریہ ادا کیا۔جنہوں نے شاندار انتظامات کے ساتھ کانفرنس کو کامیاب کیا۔اس کے بعد تمام مقررین کے جذبات کو بھی سلام پیش کیا۔اور کہا کہ سعودی عرب ہمیشہ اس بات کا اہتمام کرتا رہا ہے کہ اسلام کے بارے تمام شکوک وشبہات کا ازالہ کیا جائے۔اور روح اسلام کے مطابق اس کا ابدی پیغام امن وسلامتی پوری دنیا میں پھیلایا جائے۔اس وقت دہشت گردی کو زبردستی اسلام سے جوڑا جا رہا ہے جبکہ مسلمان اس سے بری ہیں اگر چند نوجوان راہ راست سے ہٹے ہیں تو یہ ان کا مسئلہ ہے انہوں نے خادم الحرمین الشریفین کی وحدت امت کے لیے کوششوں کا ذکر کیا۔اور اس کی تحسین کی آخر میں صدر کانفرنس پروفیسر علامہ ساجد میر نے صدارتی خطاب میں تمام مہمانوں اور شرکاء کو خوش آمدید کہا اور شکریہ ادا کیا انہوں نے کہا کہ اسلام کی اصل طاقت اسکا پر امن پیغام ہے اور جو بھی اسلام کے سایہ عاطفت میں آتا ہے۔ہمیشہ کے لیے مامون ہو جاتا ہے۔انہوں نے قرآن وحدیث اور تاریخ کے حوالوں سے ثابت کیا کہ اسلام نے ہر دور میں مظلوموں کی مدد کی ہے۔اور انہیں تحفظ فراہم کیا ہے۔لیکن آج بعض قوتوں نے اسلام کے خلاف فکری محاذ کھول رکھا ہے اور وہ لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں جبکہ اسلام سے واقفیت رکھنے والے جانتے ہیں کہ معاملہ اس کے برعکس ہے پہلے بھی 9/11 کی وجہ سے دنیا میں اسلام کا تعارف ہوا اور عام لوگوں نے بھی اس کے بارے میں جاننے کی کوشش کی ہے۔اب بھی ایسا ہی ہوگا۔انہوں نے سعودی عرب کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کیا اور کہا کہ مسلمانوں کا بچہ بچہ حرمین شریفین کا تحفظ کرے گا۔اور کسی کو غلط فہمی نہیں رہنی چاہیے پاکستان اور عالم اسلام کے غیور عوام دشمنوں کی چالوں کو بخوبی سمجھتے ہیں اور حرمین شریفین کا دفاع کرنا جانتے ہیں۔

کانفرنس دو دن جاری رہی جس میں بہت ہی علمی تحقیقی مقالے پیش کیے گئے اور انہیں الگ کتابی شکل میں طبع کیا جا رہا ہے۔

بین الاقوامی کانفرنس کی آخری نشست (اختتامی تقریب) جامئہ کمپلیکس میں منعقد ہوئی۔ جس میں مہمان خصوصی معالی الشیخ محمد بن عبدالکریم العیسیٰ سیکرٹری جنرل رابطہ العالم الاسلامی تھے۔ جبکہ صدارت سینئر نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان مولانا ابوتراب علی محمد نے فرمائی۔ اجلاس میں کانفرنس میں منظور کی گئی قراردادیں اور سفارشات پیش کی گئیں۔ عربی میں علامہ حافظ مسعود احمد امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام آباد نے پیش کیں۔ جبکہ اس کا اردو میں خلاصہ اور ترجمہ ناظم اعلیٰ وفاق المدارس السّلفیہ پروفیسر محمد یاسین ظفر نے پیش کیا۔ علاوہ ازیں ناظم وفاق المدارس العربیہ قاری محمد حنیف جالندھری نے پر جوش تقریر کی اور سعودی عرب کی ملی دینی تعلیمی رفاہی خدمات کا بالتفصیل تذکرہ کیا۔ انہوں نے حرمین الشریفین کی توسیع حجاج کرام کی خدمات اور اتحاد امت کے لیے ان کی کوششوں کو سراہا۔ اور کہا کہ پاکستانی قوم سعودی عرب سے دلی محبت کرتی ہے اور حرمین شریفین ہی نہیں بلکہ پورے سعودی عرب کا دفاع کرے گی اور کسی کو غلط فہمی نہ رہے۔ کہ وہ سعودی عرب کی طرف میلی آنکھ سے دیکھ سکے۔ اس موقعہ پر مہمان خصوصی نے بھی اختتامی کلمات سے نوازا انہوں نے پاکستانی عوام علماء وکلاء اور حکومت کا خصوصی شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ پاکستان ہمارا گھر ہے۔ اس کی سلامتی ہماری سلامتی ہے۔ اس کی ترقی سے ہم خوش ہوتے ہیں ہمیں فخر ہے کہ پاکستان سعودی عرب سے غیر مشروط محبت کرتا ہے انہوں نے خادم الحرمین الشریفین کے جذبات سے شرکاء کو آگاہ کیا اور کہا کہ سعودی عرب پاکستان کے ساتھ مکمل تعاون جاری رکھے گا۔

صدر نشین مولانا ابوتراب نے بھی مرکزی جمعیت کی جانب سے تمام شرکاء اور بالخصوص مہمان خصوصی اور ان کے رفقاء کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ہم نے ہمیشہ سعودی عرب کی داخلی اور خارجہ پالیسیوں کی حمایت کی ہے۔ اور ہر مشکل میں ہم سعودی عرب کے ساتھ کھڑے ہیں انہوں نے مرکزی جمعیت کی تمام شعبوں میں خدمات کا تفصیل سے ذکر کیا اور مزید اقدامات اور منصوبہ جات کا اعلان بھی کیا آخر میں مہمان خصوصی کی خدمت میں یادگار شیلڈ اور تحائف پیش کیے گئے جبکہ مہمان معزز نے بھی مرکزی جمعیت کی خدمات کے اعتراف میں شیلڈ اور غلاف کعبہ کا ٹکڑا پیش کیا۔

کانفرنس میں پیش کی گئی۔ سفارشات جسے بالاتفاق منظور کیا گیا۔

(1) دین کے اصولوں صحیح شرعی علوم کی روشنی میں اسلام کی حقیقت بیان کی جائے۔ تحریف غلط تاویل سے اجتناب کیا جائے۔

(2) اسلام اوراس کے احکامات کے بارے میں غلط فہمی کی تصحیح کی جائے۔
اعتدال کا راستہ اختیار کرتے ہوئے افراط وتفریط سے بچا جائے۔
(3) زمان ومکان کی قید سے قطع نظر معتدل مکالمہ کوفروغ دیا جائے۔
معاشرتی مشکلات کا حل پیش کیا جائے۔
(4) صحیح اسلام کے تناظر میں انتہا پسندی اور تشدد کا راستہ روکا جائے۔
اعتدال پرمبنی تعلیمات کی روشنی میں نوجوانوں کوانتہا پسندی کے خطرات سے بچایا جائے۔
(5) اسلام کے حقیقی منہج کے مطابق تعلیم وتربیت کے نظام کی رہنمائی کی جائے۔اور تعلیمی اداروں کو انتہا پسند سوچ سے بچایا جائے۔
(6) تعلیمی تربیتی اور دعوتی اداروں کو معاشرے میں اعتدال پسندانہ فکر کے فروغ پر تحسین کی جائے۔اور اسلام کے معقول وزن کی تشہیر کی جائے۔
(7) اسلامی حکومتوں سے گذارش کی جائے کہ وہ علماء دعاۃ کی حوصلہ افزائی کریں جو معاشرے کی اصلاح کتاب وسنت کی روشنی میں کر رہے ہیں کیونکہ اس امت کے آخری حصے کی اصلاح بھی اسی طرح ممکن ہے جس طرح پہلے لوگوں کی ہوئی تھی۔
(8) علماء دعاۃ یونیورسٹیوں کے اساتذہ اور صحافیوں سے پرزور مطالبہ ہے کہ وہ انتہا پسندی کے من گھڑت خیالات اوراس کے شکوک وشبہات کے ازالے کے لیے اجتماعی کوشش کریں۔اور لوگوں میں ان کے باطل خیالات اور تصورات کو واضح کریں۔
(9) حکومت اور پرائیویٹ تعلیمی علمی تربیتی وفکری اداروں اور ذرائع ابلاغ کو مل جل کر ایسا لائحہ عمل تیار کرنا چاہیے جس کے ذریعے انتہا پسندانہ سوچ اور معاشرے سے ان کے حامیوں کا قلع قمع کیا جاسکے۔
(10) مسلمانوں کے درمیان موجود اختلافات کے علاج کے لیے مشترکات پر جمع کرکے حوصلہ افزائی کی جائے۔
اسلام کے علاوہ خاص نام علامتوں کی حوصلہ شکنی کی جائے۔ باہمی مکالمہ کی فضا کوفروغ دیا جائے۔ اختلاف میں بھی باہمی ادب واحترام کی فضا کوفروغ دیا جائے عدل وانصاف کے ساتھ حق کی طرف رجوع کیا جائے۔
(11) ذرائع ابلاغ کو اسلامی ثقافت کے فروغ پر متوجہ کیا جائے اور غیر اسلامی طرز زندگی اور منفی افکار ونظریات کی اشاعت سے روکا جائے۔باہمی افتراق پیدا کرنے والی باتوں سے بھی روکا جائے۔
(12) مشترکہ مفادات اور مقاصد کی تکمیل کے لیے رابطہ العالم الاسلامی کو دعوت دی جائے۔اسلام کے بارے میں غلط فہمیوں،شبہات اور گمراہی کے لیے نوجوانوں کی حمایت حاصل کی جائے۔

(13) رابطہ کے تمام شعبوں کا جمعیات اور تنظیمات کے ساتھ خاص تعاون ہو پاکستان کے مسلموں کی غربت بیماریوں اور ناخواندگی کے خاتمے میں مدد کی جائے اور نئے منصوبے بنائیں جائیں۔

(14) مسلمانوں کو اتحاد واتفاق کی دعوت دیں تاکہ وہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیں، فرقہ واریت کی حوصلہ شکنی کریں وحدت امت کا تصور پورا ہوسکے۔اور بعض ممالک کے بغض وعناداور گمراہی تعصب کے لیے کوششیں ناکام ہوسکیں۔جو توسیع پسندانہ عزائم رکھتے ہیں اور دین کے نام پر سیاسی کھیل کھیل رہے ہیں۔

(15) شاذ اور انفرادیت پر مبنی فتاوی کی حوصلہ شکنی کی جائے اور بدلتے حالات کے تناظر میں شرعی اصولوں کے مطابق اجتماعی فتاوی کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

(16) نوجوانوں کے ساتھ خاص مہربانی کا معاملہ کیا جائے۔نیزان کی مشکلات کے حل کے لیے مسلسل رابطہ رکھا جائے۔اسلام کے صحیح مفہوم اوران کے افکار کی حفاظت کی جائے جس کے لیے صحیح اور حکیمانہ اسلوب اختیار کیا جائے۔

(17) ایسے تمام علمی مقالوں، مضامین کی حوصلہ افزائی کی جائے جو اسلام کے مبادیات کو بیان کریں۔نیز شبہات کا ازالہ کرنے کے ساتھ منحرف افکار کا علاج کریں۔

یہ کانفرنس نتائج کے اعتبار سے بہت سودمند اور مفید رہی ہے۔امید ہے مستقبل قریب میں ایسی مزید کانفرنسوں کا انعقاد ہوگا۔مرکزی جمعیت اس کے انعقاد پر مبارکباد کی مستحق ہے۔

یہاں چند باتوں کا ذکر بھی ناگزیر ہے اس کانفرنس کی تیاری بہت پہلے ہونی چاہیے تھی۔رابطہ العالم الاسلامی نے اپنے خاص حلقوں میں اس کی دعوت دی اور ان علماء نے بھرپور تیاری کے ساتھ شرکت کی۔حتی کہ بیرون ملک سے بھی دینی سکالرز تشریف لائے۔جبکہ مرکزی جمعیت کی کانفرنس میں شراکت داری تھی۔لیکن جمعیت ایسا اہتمام نہ کرسکی۔اوران کی جانب سے علماء اور سکالرز کی شرکت نہ ہونے کے برابر تھی۔کانفرنس کی ذرائع ابلاغ میں تشہیر نہ ہوسکی۔اور نہ ہی نمایاں خبریں شائع ہوئیں حتیٰ کہ اکثر ٹی وی چینل میں اس کانفرنس کا ذکر تک نہیں تھا۔اختتامی اجلاس کی تصاویر اور خبریں روزنامہ دنیا میں شائع ہوئیں۔لیکن اس میں مولانا عبدالغفور حیدری اور مولانا سراج الحق نمایاں تھے۔جبکہ مہمان خصوصی سیکرٹری جنرل رابطہ العالم الاسلامی اور مولانا پروفیسر ساجد میر غائب تھے۔حتی کہ خبر میں مرکزی جمعیت کا ذکر تک نہ تھا اختتامی اجلاس میں اکابر کی غیر موجودگی اور کمی کو شدت کے ساتھ محسوس کیا گیا۔جس کی وجہ سے یہ تاثر ملا کہ کانفرنس ہائی جیک ہوئی ہے۔اس ضمن میں مرکزی جمعیت کو ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیے اور آئندہ ایسی غلطیوں کا ازالہ کرنا ہوگا۔